علم وفضل کی ایک خاصی تعداد بھی جلسہ میں موجود تھی، مقالہ جو ایک گھنٹہ کا تھا ختم ہوگیا تو فاضل صدر نے اپنی تقریر میں فرمایا، مقالہ بڑا تحقیقی اور پُراز معلومات ہے۔ میں نے خود اس سے استفادہ کیا ہے، مولانا محمد منظور نعمانی جو نقل وحرکت میں سخت دشواری کے باوجود جلسہ میں تشریف فرماتھے، بڑے اچھے نقاد ہیں۔ اور کسی کی مدح وذم میں لب ولہجہ ہمیشہ محتاط رکھتے ہیں، انھوں نے جلسہ کے فوراً بعد گلوگیر آواز میں یہ فرمایا: یہ مقالہ سُن کر واقعہ یہ ہے کہ آپ کی کتاب کو دیکھنے کا اشتیاق بہت بڑھ گیا، پھر دوسرے دن میں مولانا کے مکان پر حاضر ہوا تو فرمایا آپ کا مقالہ بڑا تحقیقی اور موثر ہے، حضرت عثمان پر آج تک کوئی مقالہ اس انداز کا نظر سے نہیں گذرا، ندوہ میں ایک سے ایک فاضل اساتذہ موجود ہیں، ان سب حضرات نے بھی اسی قسم کے تاثرات کا اظہار فرمایا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب مولانا ابوالحسن میاں کی ہدایت کے مطابق یہ مقالہ اور اس کا عربی ترجمہ دونوں رسالہ کی شکل میں ندوہ کی طرف سے شائع ہوں گے۔

گذشتہ ماہِ مارچ کے برہان میں پہلا مقالہ جو "اسلامی نظام معیشت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس کے متعلق نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ اس مقالہ کو پڑھکر ڈاکٹر یوسف الدین صاحب، جامعۂ عثمانیہ نے ہمیں ایک طویل خط لکھا ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ مقالہ نگار نے اپنے بارہ صفحات کے مقالہ میں دس صفحات لفظ بلفظ ان کی کتاب "اسلام کے معاشی نظریے" کی جلد اول باب سوم سے از صفحہ ۲۳۹ تا صفحہ ۲۵۱ بغیر حوالہ کے نقل کر لئے ہیں، ہم نے خود بھی ڈاکٹر صاحب کی کتاب الماری سے نکال کر دیکھی اور اس کے متعلقہ صفحات کا مقابلہ مقالہ کے صفحات سے کیا تو جو کچھ ڈاکٹر صاحب نے لکھا تھا اسے حرفاً حرفاً درست پایا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مقالہ نگار کی یہ حرکت پہلی نہیں ہے، بلکہ اس سے پہلے وہ مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا سید مناظر احسن گیلانی کے مقالات کے ساتھ بھی یہ سلوک کر چکے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو اس کو "چہ دلاور ست"